حلم وبردباری

حضرت طفیل بن عمرو الدّوسی جب ایمان لائے تو اللہ کے رسول ﷺ سے اجازت طلب کی کہ اپنے قبیلہ میں جائیں اور انہیں اسلام کی دعوت دیں۔ رسول اللہ ﷺ نے انہیں اجازت مرحمت فرمادی۔ وہ گئے لیکن کسی نے اسلام نہ قبول کیا۔ آپ مایوس واپس آئے اور رسول اللہ ﷺ سے ساری روداد بیان کی اور غصہ میں بد دعا کی درخواست کی۔ رسول اللہ ﷺ نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے۔ لوگوں نے خیال کیا کہ اب اہل دوس ہلاک و برباد ہو جائیں گے کیوں کہ اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کی دعا رد نہیں فرماتا۔ لیکن رسول اللہ ﷺ جو کہ رحمۃ للعالمین تھے، نے یہ دعا فرمائی : اے اللہ قبیلہ دوس کو ہدایت دے اور ان کو اسلام میں داخل فرما۔ (متفق علیہ) حضرت طفیل رضی اللہ عنہ پھر اپنے قبیلہ میں گئے اور لوگوں کو اسلام کی دعوت دی۔ سب کے سب حلقہ بگوش اسلام ہو گئے۔ رسول اللہ ﷺ انتہائی حلیم، متحمل مزاج اور بردبار تھے۔ آپ لوگوں کے حق میں دعائیں کرنے والے تھے، بد دعائیں کرنے والے نہ تھے۔

ایک رات کا واقعہ ہے کہ خلیفہ عمر بن عبد العزیز اپنے ایک سپاہی کے ساتھ گشت کر رہے تھے۔ دونوں ایک مسجد میں داخل ہوئے۔ چاروں طرف اندھیرا تھا۔ ایک سوئے ہوئے آدمی سے آپ ٹکرا گئے۔ آدمی نیند میں خلل پڑنے پر جھنجھلا گیا اور کہا کہ کیا پاگل ہو؟ حضرت عمر نے انتہائی سکون سے کہا: نہیں، پاگل نہیں ہوں۔ سپاہی نے چاہا کہ آدمی کی گستاخی پر سزا دے لیکن خلیفہ نے روک دیا اور کہا کہ اس نے تو صرف اتنا پوچھا تھا کہ کیا تم پاگل ہو تو میں نے جواب دے دیا کہ میں پاگل نہیں ہوں۔ یعنی بات آئی گئی ہو گئی۔ ایک بردبار اور حلیم انسان ایسا ہی کرتا ہے۔ احنف بن قیس رضی اللہ عنہ ایک مشہور صحابی رسول ہیں۔ آپ کی قوت برداشت بے مثال تھی۔ انتہائی حلیم اور متحمل مزاج تھے۔ لوگ ان کی مثال دیا کرتے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ ایک شخص نے انہیں برا بھلا کہا لیکن آپ نے اسے کچھ نہ کہا اور اپنی راہ لی۔ وہ آدمی بھی عجیب تھا۔ ان کے پیچھے پیچھے چلتا رہا اور برا بھلا کہتا رہا۔ احنف بن قیس رضی اللہ عنہ جب اپنے محلہ کے قریب پہنچے تو رک گئے اور اس آدمی کو مخاطب فرما کر کہا کہ بھائی! اگر دل میں اور کچھ غبار باقی ہو تو اسے بھی یہیں نکال لو، میں نہیں چاہتا کہ میرے محلے کے لوگ تمہاری باتیں سن لیں اور پھر تمہیں تکلیف پہنچائیں۔ انہیں کے

بارے میں ایک دوسرا واقعہ یہ ہے کہ کچھ لوگوں نے ازراہ شرارت کسی آدمی کو تیار کر کے ان کے پاس بھیجا۔ وہ انہیں مسلسل گالیاں دیتا رہا، الٹا سیدھا کہتا رہا اور یہ اللہ کے بندے انتہائی صبر کے ساتھ اس کی یاوہ گوئی سنتے رہے اور پلٹ کر ایک لفظ نہ کہا۔ اسی درمیان کھانے کا وقت آگیا تو حضرت احنف بن قیس رضی اللہ عنہ بولے۔ بھائی! کھانے کا وقت ہو گیا ہے۔ کھانا بھی آگیا ہے۔ آیئے پہلے میرے ساتھ کھانا کھا لیجئے۔ بالآخر وہ انسان تھا اسے حیا آئی اور وہاں سے چلا آیا۔

حلم کی تعریف:

حلم یہ ہے کہ آدمی اپنے نفس کو کنٹرول میں رکھے، غصہ پی جائے، مکروہات کو برداشت کر لے اور برائی کا بدلہ اچھائی سے دے۔ بزدلی کو حلم نہیں کہتے اور نہ ہی ذلت برداشت کرنے کو کہتے ہیں بلکہ یہ انسانی کردار کی رفعت اور بلندی ہے کہ گالی کا جواب گالی سے نہ دیا جائے اور لوگوں کی بری حرکتوں کو نظر انداز کر دیا جائے۔

اللہ کا حلم:

حلم اور برداشت اللہ تعالیٰ کی صفت ہے۔ اسی کی مخلوق اس کی نافرمانی کرتی ہے۔ اس کے احکام کی خلاف ورزی کرتی ہے بلکہ اس کا انکار کرتی ہے اور آگے بڑھ کر اس کے انکار پر لوگوں کو اکساتی اور بھڑکاتی ہے۔ اس کے باوجود اللہ تعالیٰ ان بندوں کو ڈھیل دیتا ہے۔ ان کو زندہ رکھتا ہے۔ ان سے فوراً انتقام نہیں لیتا۔ یہی اس کا حلم ہے۔ فرمایا: ﴿وَاعْلَمُوٓا أَنَّ ٱللَّهَ غَفُورٌ حَلِيمٌ ﴿٢٣٥﴾﴾ (البقرة: ٢٣٥) ترجمہ: اور یہ بھی جان لو کہ اللہ بردبار ہے، چھوٹی چھوٹی باتوں سے درگزر فرماتا ہے.

اللہ نے اپنے انبیاء کو بھی حلم کی صفت سے متصف فرمایا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں فرمایا: ﴿إِنَّ إِبْرَٰهِيمَ لَأَوَّٰهٌ حَلِيمٌ ﴿١١٤﴾﴾ (التوبة: ١١٤) ترجمہ: حق یہ ہے کہ ابراہیم علیہ السلام بڑا رقیق القلب وخداترس اور بُردبار آدمی تھا۔ ﴿فَبَشَّرْنَٰهُ بِغُلَٰمٍ حَلِيمٍ ﴿١٠١﴾﴾ (الصافات: ١٠١) ترجمہ: (اس دعا کے جواب میں) ہم نے اُس کو ایک حلیم (بردبار) لڑکے کی بشارت دی. رسول اللہ ﷺ سب سے زیادہ حلیم تھے۔ لوگوں کی غلطیوں کو دیکھتے لیکن نظر انداز کر دیتے۔ لوگوں نے آپ کے ساتھ کیا کچھ نہیں کیا لیکن کبھی اپنی ذات کے لئے کسی سے

انتقام نہیں لیا۔ ہمیشہ ضبط سے کام لیا اور غصہ پی جایا کرتے بلکہ غصہ ہی نہ ہوتے اور بد دعا کرنے کے بجائے لوگوں کی ہدایت کی دعا فرماتے رہتے۔

حلم کی فضیلت:

* حلم کی صفت اللہ کو بہت محبوب ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنے ایک صحابی سے فرمایا: تم میں دو خصلتیں ایسی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ بہت پسند کرتا ہے۔ ایک حلم دوسری نرمی۔ (مسلم)

* حلم سے اللہ کی رضا اور اس کی جنت حاصل ہوتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «مَنْ كَظَمَ غَيْظًا وَهُوَ قَادِرٌ عَلَى أَنْ يُنْفِذَهُ، دَعَاهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى رُءُوسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يُخَيِّرَهُ اللَّهُ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ مَا شَاءَ» جو غصہ پی جائے حالاں کہ وہ اس کے اظہار پر قادر ہو، اسے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن خصوصی طور پر بلائے گا اور اختیار دے گا کہ جو حور چاہو اپنی مرضی سے پسند کر لو۔ (ابو داؤد، ترمذی)

* حلم آدمی کی قوت ارادی کا مظہر ہوتا ہے۔ اپنے جذبات کو قابو رکھنے کی صلاحیت پر دلیل ہوتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «لَيْسَ الشَّدِيدُ بِالصُّرَعَةِ، إِنَّمَا الشَّدِيدُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الغَضَبِ» مضبوط شخص وہ نہیں جو لوگوں پر غالب آجائے بلکہ مضبوط وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے آپ پر قابو رکھے۔ (مسلم)

* حلم وہ صفت ہے جس سے معاملے ہی نہیں حل ہوتے ہیں بلکہ صاحب معاملہ کا دل جیتا جاتا ہے اور مخالفین کو ہمنوا بنا لیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿ٱدۡفَعۡ بِٱلَّتِي هِيَ أَحۡسَنُ فَإِذَا ٱلَّذِي بَيۡنَكَ وَبَيۡنَهُۥ عَدَٰوَةٞ كَأَنَّهُۥ وَلِيٌّ حَمِيمٞ ٣٤﴾ (فصلت: ٣٤) ترجمہ: بدی کو اُس نیکی سے دفع کرو جو بہترین ہو تم دیکھو گے کہ تمہارے ساتھ جس کی عداوت پڑی ہوئی تھی وہ جگری دوست بن گیا ہے جاہل کی جہالت کا خاموشی سے بڑھ کر کوئی جواب نہیں اور جب وہ آپ کو اکسا کر میدان میں لانا چاہے تو اسے طرح دے کر ٹال جانے سے بڑھ کر اس کی کوئی سزا نہیں ہو سکتی۔ اسی کی سطح پر آکر اس کا مقابلہ کرنا، اس کی جیت اور اس کی خواہش کے برخلاف اسے نظر انداز کر دینا اس کی ہار ہوتی ہے۔

* حلم، صاحب حلم کو لغزشوں سے بچاتا اور شیطان کے پھندوں سے دور رکھتا ہے۔

غصہ:

غصہ شخصیت کا ایک عیب ہے جسے کوئی پسند نہیں کرتا۔ یہ کسی حال میں بھی محمود نہیں۔ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا کہ یارسول اللہ! مجھے کوئی نصیحت فرمایئے۔ آپ نے کہا کہ غصہ نہ کیا کرو۔ (بخاری) غصہ دراصل ایک کمزوری ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ انسان اپنے جذبات پر کس قدر قابو رکھتا ہے۔ جو اپنے اوپر قابو نہیں رکھتا وہی غصہ ہوتا ہے۔ غصہ میں انسان عام حالت میں نہیں رہ جاتا اور اس عدم شعور کی کیفیت میں وہ کچھ کر گزرتا ہے جس پر بعد میں نادم ہوتا ہے۔ اس لئے غصہ کا انجام ندامت کے سوا کچھ نہیں ہوتا۔ لیکن افسوس کہ وقت نکل جاتا ہے اور معاملہ خراب ہو چکا ہوتا ہے۔ ایک شخص نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہا۔ رسول اللہ ﷺ تشریف رکھتے تھے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اسے نظر انداز کر دیا۔ جب دوسری مرتبہ اس نے ویسے ہی کہا تب بھی آپ خاموش رہے۔ البتہ جب اس نے تیسری بار کہا تو آپ نے پلٹ کر جواب دے دیا۔ یہ ہونا تھا کہ رسول اللہ ﷺ مجلس سے اٹھ گئے۔ اب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کھٹکے کہ شاید رسول اللہ ﷺ ناراض ہو گئے ہیں۔ پیچھے پیچھے گئے اور دریافت کیا کہ یارسول اللہ آپ مجھ سے ناراض تو نہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ جب تم اس کی باتوں پر خاموش تھے تو آسمان سے ایک فرشتہ اس کا جواب دے رہا تھا اور تمہاری مدافعت کر رہا تھا لیکن جب تم نے جواب دے دیا تو وہاں سے فرشتہ چلا گیا اور شیطان آ بیٹھا۔ بھلا میں ایسی جگہ کیسے بیٹھ سکتا ہوں جہاں شیطان ہو۔

غصہ کا علاج:

رسول اللہ ﷺ نے غصہ کا علاج بتایا ہے:

*خاموشی: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: « وَإِذَا غَضِبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْكُتْ» (أحمد) کہ جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے تو خاموشی اختیار کرے۔

*زمین پر بیٹھ جائے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «أَلَا وَإِنَّ الغَضَبَ جَمْرَةٌ فِي قَلْبِ ابْنِ آدَمَ، أَمَا رَأَيْتُمْ إِلَى حُمْرَةِ عَيْنَيْهِ وَانْتِفَاخِ أَوْدَاجِهِ، فَمَنْ أَحَسَّ بِشَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ فَلْيَلْصَقْ بِالأَرْضِ» لوگو! سنو، غصہ آدم کی

اولاد کے دل میں ایک انگارے کے مانند ہے۔ کیا تم غصہ سے مغلوب کی سرخ آنکھیں اور پھولی رگیں نہیں دیکھتے۔ جب تم ایسا کچھ محسوس کرو تو زمین پر بیٹھ جاؤ۔(ترمذی، احمد)

*رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «إِذَا غَضِبَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ قَائِمٌ فَلْيَجْلِسْ، فَإِنْ ذَهَبَ عَنْهُ الْغَضَبُ وَإِلَّا فَلْيَضْطَجِعْ» جب تمہیں غصہ آئے تو اگر کھڑے ہو تو بیٹھ جاؤ اگر پھر بھی غصہ بر قرار رہے تو لیٹ جاؤ۔(ابو داؤد، احمد)

*وضو کر لو یا نہالو: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «إِنَّ الْغَضَبَ مِنَ الشَّيْطَانِ، وَإِنَّ الشَّيْطَانَ خُلِقَ مِنَ النَّارِ، وَإِنَّمَا تُطْفَأُ النَّارُ بِالْمَاءِ، فَإِذَا غَضِبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَضَّأْ» غصہ شیطان کی جانب سے ہوتا ہے اور شیطان آگ سے پیدا کیا گیا ہے اور آگ کو پانی ہی بجھاتا ہے اس لئے اگر غصہ آئے تو وضو کر لیا کرو۔(ابو داؤد)

*نفس کو آہستہ آہستہ برداشت کا عادی بنانا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ﴿ خُذِ ٱلۡعَفۡوَ وَأۡمُرۡ بِٱلۡعُرۡفِ وَأَعۡرِضۡ عَنِ ٱلۡجَٰهِلِينَ ﴿١٩٩﴾ ﴾ (الأعراف: ١٩٩) ترجمہ: اے نبی ﷺ، نرمی و درگزر کا طریقہ اختیار کرو، معروف کی تلقین کیے جاؤ، اور جاہلوں سے نہ اُلجھو۔ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنے پسندیدہ بندوں کی صفت بتایا ہے: ﴿ وَإِذَا خَاطَبَهُمُ ٱلۡجَٰهِلُونَ قَالُواْ سَلَٰمٗا ﴿٦٣﴾ ﴾ (الفرقان: ٦٣) ترجمہ: اور جاہل اُن کے منہ آئیں تو کہہ دیتے ہیں کہ تم کو سلام. دوسری جگہ فرمایا: ﴿ وَإِذَا مَا غَضِبُواْ هُمۡ يَغۡفِرُونَ ﴿٣٧﴾ ﴾ (الشورى: ٣٧) ترجمہ: اور اگر غصہ آ جائے تو درگزر کر جاتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمانا کہ "غصہ نہ کیا کرو" (بخاری و ترمذی) یہ ساری ہدایات اس لئے ہیں کہ ہم اپنے اندر حلم و بردباری اور تحمل و برداشت کی صفت ہمیشہ پروان چڑھانے کے لئے کوشاں رہیں۔